52772- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایصال ثواب

سوال

اگر کوئی شخص قرآن مجید پڑھ کر اس کا ثواب نبی کریم صلی اللہ وسلم کو ہدیہ کرے تو اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

یقینی اور صحیح بات یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب ہدیہ کرنا بدعت ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب ہدیہ کرنے کی نہ تو کوئی ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی سبب کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ساری امت کے اعمال کا اسی طرح اجر ملتا ہے جس طرح کسی عمل کرنے والے کو، اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے بھی ہدایت کی راہنمائی کی تو اسے اس پر عمل کرنے والے جتنا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے اور ان کے اجر میں کسی بھی قسم کی کمی نہیں کی جاتی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2674).

اور ایک حدیث میں فرمان نبوی ہے :

"جس کسی نے بھی اسلام میں کوئی اچھا طریقہ شروع کیا اور اس پر عمل کیا جانے لگا تو اس کے بعد اس پر عمل کرنے والے جتنا اجر و ثواب اس کے لیے لکھ دیا جاتا ہے اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جاتی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1017).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے راہنمائی کے سارے طریقے بتا دیے ہیں اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی عمل کا ثواب پہنچانے کا کوئی فائدہ نہ ہوا، بلکہ ایسا کرنے میں تو اس شخص کے لیے خود نقصان دہ ہے کہ اس نے بغیر کسی فائدہ کے اپنا ثواب نکال دیا اور کسی دوسرے کو بھی اس کا فائدہ نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نیکی کرنے والے کے عمل کا ثواب بھی خود ہی پہنچ جاتا ہے، اور اس عمل کرنے والے نے اپنا عمل بھی ضائع کر لیا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایصال ثواب کی راہنمائی نہیں فرمائی.

2 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2697) صحیح مسلم حدیث نمبر (1718) یہ الفاظ مسلم کے ہیں.

3 سلف صالحین میں سے سب صحابہ کرام اور خلفاء راشدین اور تابعین عظام میں سے کسی نے بھی یہ عمل نہیں کیا حالانکہ وہ ہم سے زیادہ بھلائی کو جانتے تھے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے.

" تم میری اور خلفاء راشدین مھدیین کی سنت کولازم پکڑواس پر سختی سے عمل پیرا رہواور بدعات اور نئے امور ایجاد کرنے سے اجتناب کرو، اور ہر بدعت گمراہی ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (4607) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

دیکھیں : رسالۃ اھداء الثواب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم تالیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ.

امام نووی رحمہ اللہ کے شاگرد ابن عطاء نے ان سے سوال کیا :

کیا قرآن مجید کی تلاوت کر کے اس کا ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کرنا جائز ہے ، اور کیا اس کے متعلق کوئی حدیث اور اثر وارد ہے ؟

امام نووی رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" قرآن مجید کی تلاوت کرنا افضل ترین عبادت اور اللہ کے قرب کا باعث ہے ، لیکن اس کا ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کرنے میں کوئی با اعتماد اثر وارد نہیں ، بلکہ ایسا نہیں کرنا چاہیے ، کیونکہ اس میں ایسا عمل ہے جس کی اجازت نہیں دی گئی ، حالانکہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا ثواب تو ویسے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوتا ہے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شریعت کو لانے اور اس کی راہنمائی کرنے والے ہیں لہذا امت کے باقی سب نیک و صالح اعمال بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میزان حسنات میں شامل ہوتے ہیں " انتہی

سخاوی رحمہ اللہ نے اپنے شیخ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ان سے کسی نے دریافت کیا کہ :

اگر کوئی شخص قرآن مجید کی تلاوت کرے اور اپنی دعا میں یہ کہے کہ : اے اللہ میں نے جو تلاوت کی ہے اس کا ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف کی زیادتی میں شامل کر دے تو کیا جائز ہے ؟

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" یہ متاخرین قراء کی اختراع ہے جس کے متعلق میرے علم میں سلف سے کوئی عمل ثابت نہیں " انتہی

دیکھیں : مواھب الجلیل (2/544-545).

قرآن مجید کی تلاوت کا فوت شدگان کو ثواب ہدیہ کرنے میں تفصیلی بیان آپ سوال نمبر (46698) اور (70317) کے جوابات کا مطالعہ کریں ، لیکن اگر بالفرض اس کے جواز کا بھی کہا جائے تو یہ ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدیہ کرنا جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنے سے تو عمل کرنے والا شخص خود ہی ثواب سے محروم ہوگا اور اسے کوئی فائدہ نہیں.

واللہ اعلم.